المقاصد السنیہ

مصنف مفتی اعظم سرحد مفتی شائستہ گل القادری رحمت اللہ علیہ

مترجم مفتی محمد عبد العلیم القادری عفی عنہ

المقاصد السنیہ

لتردید الوہابیہ

مصنف: مفتی اعظم مفتی شائستہ گل القادری۔ رحمت اللہ علیہ

مترجم: مفتی محمد عبدالعلیم القادری عفی عنہ۔

امیر: مرکزی جماعت اہلسنت کراچی سٹی

ناشر۔ مفتی اعظم سرحد اکیڈمی العالمی۔

مرکزی آفس۔

دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی ۵۔ کراچی ۲۵

0333-8270485 - 0333-2108534

نام کتاب۔اثبات الاغراض و المقاصدالسنية
لترديدالخرافات القبيحة الوهابية

مصنف۔مفتی اعظم سرحد مفتی شائستہ گل۔رحمۃ اللہ علیہ

مترجم ۔۔۔۔۔محمد عبدالعلیم القادری

کمپوزنگ ۔۔۔۔محمد عبدالعلیم القادری

امیر: مرکزی جماعت اہلسنت کراچی سٹی

پروف ریڈنگ ۔محمد عبدالعلیم القادری، مولانا مختار قادری، مولانا رحیم داد قادری،

مولانا عبداللہ قادری، مولانا تصور حیات قادری، مولانا دوست محمد القادری

تاریخ طباعت۔پیر ۲۶ رستمبر ۲۰۰۵

ہدیہ)............

ناشر۔مفتی اعظم سرحد اکیڈمی العالمی۔

دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی ۵ کراچی ۲۵

0333-2108534 - 4603325

فہرست

(سواسکا جواب یہ ہے) کہ یہ (فروعی اختلاف) خالق الثقلین (دونوں جہانوں کو پیدا کرنے والا اللہ جل جلالہ) کی طرف سے رحمت ہے، نیز یہ اختلاف فروعی ہے، اصولی نہیں (کیونکہ اصول میں سب متفق ہیں) سو جو شخص موجودہ زمانے میں ان چار مذاہب سے خارج (باہر) ہو، وہ بدعتی اور ناری ہے، نیز وہ شخص شیطان کا پیروکار ہے، لہذا ان (بدعتیوں ناریوں) سے بچو (یاد رکھو کہ) جو بدعتی (وہابی، ائمہ اربعہ کی تقلید نہ کرنے والا) ہے، اسکی عزت واحترام نہ کی جائے۔ (وھابیوں بد عتیوں) کی گمراہی سے بچنا نہایت ضروری ہے۔

﴿بحث چہارم﴾

غیر مجتہد کو اجتہاد کرنے سے منع کرنے کا ثبوت

(۱) عن عروة قال سمعت عبدالله بن عمر و بن العاص رضی الله عنه يقول ان الله تعالىٰ لايقبض العلم انتزاعاً ينتزعه من الناس و لكن يقبض بقبض العلماء حتى اذالم يترک عالما اتخذالناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتؤا بغير علم فضلوا . واضلوا . رواه المسلم جلد۲ . ۳۷۰

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (یوں ہی) علم نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں میں (بالکل) علم نہ رہے (اور صدور سے نکال دے) بلکہ علماء کو اٹھالیا جائیگا یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہیگا تو لوگ اپنے مسائل (ومعاملات) جاہل سرداروں سے طے کرائیں گے، لوگ (ان جاہل سرداروں) سے مسائل دریافت کرینگے، اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دینگے، سو وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرینگے

اس حدیث سے وجہ استدلال اس حدیث کا آخری جملہ **(فأفتوا بغير علم)** ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

(۲) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من افتئ بغير علم كان اثمه على من افتاه . رواہ ابوداود۔اہ۔مشکوٰۃ فصل ۲۔۲۷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کسی کو بغیر علم کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ غلط فتویٰ دینے والے پر ہے۔

اس حدیث سے وجہ استدلال بالکل واضح ہے، کہ جو فتویٰ دینے کا اہل نہ ہو اور فتویٰ دیا، گنہگار ہے

﴿حضرت جابر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے﴾

(۳) عن جابر رضی و ابن عباس رضی الله عنهما (الی قولهما) قال رسول الله ﷺ قتلوه قتلهم الله . الیٰ اخره الحديث

(ایک شخص جسے غلط فتویٰ دیا گیا تھا) انتقال کر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کو (غلط فتوی دینے والوں) نے قتل کیا، اللہ تعالیٰ انہیں قتل کرے۔

﴿استدلال کی وجہ اس حدیث شریف سے قَتَلُوهُ کا جملہ ہے﴾

(۱) عن عمروبن العاص وابی هريرة رضی الله عنهماقالاقال رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاحَكَمَ الْحَاكِمُ

خلاصہ: یہ حدیث مبارک احادیث کے باب میں مفصل گزر چکی ہے علامہ نووی نے اس حدیث شریف کی تشریح میں، نااہل حاکم کے بارے میں فرمایا کہ **(لَايَحِلُّ لَهُ الْحُكْمُ)** یعنی نااہل حاکم کے لئے کسی کو حکم دینا جائز نہیں، اور یہ بھی فرمایا، کہ **(لَايَنْفُذُ حُكْمُهُ)** نااہل حاکم کا حکم نافذ نہیں ہوتا۔

نیز۔نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔

فهوعاص فی جميع احكامه وهی مردودة ولايعذرفی شئ من ذالک .

وہ نااہل حاکم اپنے تمام صادر کردہ احکام میں گنہگار ہے، اور اسکے تمام کے تمام نافذ کردہ احکام مردود ہیں، اور اس نااہل حاکم کو ان احکام میں ذرہ بھر بھی معذور نہ سمجھا جائے گا،

حدیث پنجم

حضرت شعبی۔عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں (جب یہ آیت نازل ہوئی)

(كلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر) سورة بقرة آيت (۱۸۷)

ترجمہ،کھاؤاورپیو،یہاں تک کہ تمہارے واسطے ظاہر ہوجائے،سفیدی کاڈورا،سیاہی کے ڈورے سے،پوپھٹ کر،پھررات آنے تک روزے پورے کرو،

(۵)عن عدی بن عدی بن حاتم رضی الله عنه اخذعقالاابیض وعقالااسودحتی کان بعض اللیل نظر فلم یستبینا له فلمااصبح قال لرسول الله ﷺ جعلت تحت وسادتی خیطا ابیض و خیطااسود قال رسول الله ﷺ ان وسادتک لعریض انکان الخیط الابیض والخیط الاسود تحت وسادتک۔اخرجہ البخاری جلد۲۔کتاب التفسیر۔۶۴۷ثم تیسرالتفسیربقرۃ ۴۲۔

توحضرت عدی نے دوڈورے لئے،ایک سفیداورایک کالا،دونوں ڈوروں کولیکراپنے تکیہ کے نیچے رکھ لئے، (رات کا کچھ حصہ گذرا)توحضرت عدیؓ نے دونوں ڈوروں کو دیکھا(مگررات کے اندھیرے میں ڈورے نظرنہ آئے)جناب عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب صبح ہوئی تومیں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضرہوا۔اوررات کاواقعہ بیان کیاتورحمۃ للعلمین ﷺ نے (بطور خوش طبعی)فرمایا(اے عدی)اگرکالااور سفید ڈورا،تیرے تکئے کے نیچے ہوں پھرتو تیرا تکیہ" بہت لمبا چوڑا" ہوگا(پھرفرمایابات اس طرح نہیں)بلکہ کالے ڈورے سے مراد رات کی تاریکی اورسفید ڈورے سے مرادوہ روشنی ہے(جوفجرصادق کے طلوع ہوتے وقت آسمان کے کناروں پر نظرآتی ہے)اس سے سیاہ وسفیدڈورے مراد نہیں۔

اس حدیث شریف سے وجہ استدلال یہ ہے۔کہ عدی بن حاتم اگرچہ عربی ہیں نیزمادری زبان بھی عربی ہے،نیز آپ کوصاحبِ قرآن جناب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی صحبت کاشرف بھی حاصل تھا،پھربھی آپ مجتہد نہ تھے،اسی لئے نبی کریم ﷺ نے انہیں نہایت لطیف اشارے کے ذریعے مسائل دینیہ کے استخراج سے منع فرمایا،اورانکے اجتہادکوروکا،تاکہ وہ سمجھ جائیں (کہ میں صحابی رسول ﷺ ضرورہوں مگرمجتہد نہیں ہوں)دیکھئے مجتہد وغیرمجتہد میں کتنافرق ہے علماء کرام نے فرمایاہے۔

کہ غیرمجتہد کااجتہادکرناممنوع ہے،اوروہ(شخص جومجتھدنہ ہواوراجتہادکرے)واجب التعزیر ہے

﴿دلائل ملاحظہ فرمائیں﴾

(۱)قال الامام العلامةالغذی التمرتاشی وعزر کل مرتکب منکرا۔۱۵.درمختار

امام تمرتاشی فرماتے ہیں،کہ ہرگنہگار واجب التعزیر ہے(تعزیراً۔سزادینا)

﴿حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں﴾

(۲)قال العلامة ابن العابدین وذکر فی البحران الحاصل وجوبه باجماع الامة لکل مرتکب معصیة .شامی ج۳. التعزیر ۱۸۲.

نیز بحرالرائق میں بھی مذکورہے کہ ہر مرتکبِ گناہ بِالْاِجْمَاعُ واجب التعزیر ہے۔

سومعلوم ہواکہ غیرمجتہد کااجتہادکرنا گناہ ہے اورگنہگارواجب التعزیرہوتاہے۔سووہ(شخص جو اجتہاد کااہل نہ ہو اوراجتہاد کربیٹھے تووہ) واجب التعزیر ہے۔

﴿قابلِ اجتہادکواجتہادکاحکم وناا ہل کواجتہاد سے منع کرنے کی دلیل﴾

اللہ تعالیٰ ارشادفرماتاہے

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ۝ سورہ الحشر،آیت 2 اے مجتہدین اجتہادکرو

آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے(جواجتہاد کے لائق واہل ہوں)کواجتہادکرنے کاحکم فرمایا (نیزیہ بھی معلوم ہواکہ جولائق واہلِ اجتہادنہ ہو،کواجتہادکرنے سے منع فرمایاگیا)اسی آیت مبارکہ کی بناء پرحضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے شاگردوں(امام ابویوسف وامام محمد رحمت الله علیهما)کواجتہادکرنے کااختیاردیا(کہ وہ اس قابل تھے)

﴿شیخ علاوالدین حصفکیؒ درمختارمیں لکھتے ہیں﴾

(۳)وقیل الحکمة فی مخالفة تلامذته له انه رای صبیا یلعب فی الطین فحذره الامام من السقوط فاجابه بان احذرانت من السقوط فان فی سقوط العالم سقوط العَالَم فحینئذ قال لاصحابه ان توجه لکم دلیل فقولوابه فکان کل یأخذ بروایة عنه و یرجحها اھ۔درمختارجلدا۔قبیل رسم المفتی ۴۵

بعض مسائل میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں کااختلاف حکمت سے خالی نہیں،ایک مرتبہ امام اعظم نے ایک بچے کوکیچڑمیں کھیلتے ہوئے دیکھا،توفرمایااے فرزند ہوشیار رہناکہیں پھسل کرگرنہ جاؤ،بچے نے عرض کیا،حضورآپ گرنے سے بچیں کیونکہ عالِم کا گرنا پورے عَالَم کاگرناہے۔اس وقت سیدناامام اعظم نے اپنے شاگردوں سے فرمایاکہ جب تمہارے پاس کوئی دلیل آجائے تب اس(دلیل کے مطابق) حکم دینا،اس کے بعدامام اعظم کے تلامذہ آپکے اقوال لیتے اورانکو ترجیح دیتے۔